REGD. No. L-5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۱۷؍ تبلیغ ۱۳۴۰ہش ۔ ۱۷؍ فروری ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۴۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللّٰہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۶؍ فروری وقت نو بجے صبح

کل شام حضور کو کچھ بے چینی کی شکایت رہی ۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صحت

ربوہ ۱۶؍ فروری ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ آپ کو نقرس کی وجہ سے پاؤں میں سوجن اور گھٹنوں میں درد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محترمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی علالت

ربوہ ۱۶؍ فروری ۔ کل محترمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپریشن ہوا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت

ہمارے مبلغ لائبیریا مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ دسمبر کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام منصور احمد رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو احمدیت اور اسلام کا خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (وکیل التبشیر)

حکومت یونین کونسلوں کی مالی امداد بڑھا دیگی

لاہور ۱۶؍ فروری ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان یونین کونسلوں کو ۲½ ہزار روپے سالانہ کی جو امدادی رقم دیتی ہے۔ وہ آئندہ مالی سال سے دوگنی کر دی جائے گی۔ یہ اقدام یونین کونسلوں کی ترقیاتی سکیموں کے عالیہ مطالبہ اور ان کے خرچ جمع کرنے کی حیثیت کے جائزہ کے بعد کیا جا رہا ہے

پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں کیلئے بیرونی ممالک سے چالیس کروڑ ڈالر کی امداد مل چکی ہے

ہر سال ساڑھے تین کروڑ ڈالر قرضہ کی واپسی کے طور پر ادا کئے جائیں گے

کراچی ۱۶؍ فروری ۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے بتایا ہے کہ پاکستان کو اب تک اپنے ترقیاتی منصوبوں کے لئے غیر ممالک سے چالیس کروڑ ڈالر مل چکے ہیں۔ اس میں مغربی جرمنی اور یوگوسلاویہ کے وہ قرضے شامل نہیں جنہیں دینے کا ان ملکوں کی حکومتوں نے وعدہ کیا ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا آئندہ پاکستان صرف پندرہ سال یا اس سے زائد مدت کے لئے قرضے قبول کرے گا۔ اگر پاکستان کو طویل المیعاد بنیاد پر قرضے ملے۔ تو اس سے ملک کی قرضے ادا کرنے کی صلاحیت متاثر نہیں ہوگی۔ آئندہ برسوں میں پاکستان کو پروگرام کے مطابق ہر سال ساڑھے تین کروڑ ڈالر کا قرضہ واپس کرنا ہوگا۔ مسٹر محمد شعیب عالمی بنک کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے واشنگٹن روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ عالمی بنک کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر بھی ہیں۔

وزیر خزانہ نے کہا روس پاکستان کو تین کروڑ سے ساڑھے تین کروڑ ڈالر کی جو مالی امداد دے رہا ہے۔ وہ صرف پاکستان میں تیل کی تلاش کے سلسلہ میں ہے۔ آپ نے کہا میں تیل کے بارے میں پاکستان اور روس کے معاہدے پر دستخطوں کے لئے کوئی حتمی تاریخ نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ ابھی بہت سی انتظامی تفاصیل طے کرنا اور دستاویزات تیار کرنا ہیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ مغربی ممالک پاکستان اور روس کے معاہدے پر معترض تو نہیں مسٹر شعیب نے کہا مجھے اس بات کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ کسی کو اس پر اعتراض ہو۔ موجودہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ پاکستان کو جس ملک سے فائدہ پہنچتا ہو وہ اس سے اقتصادی تعلقات قائم کرے۔ اس بات سے پاکستان کے سیاسی نظریات متاثر نہیں ہوتے۔

واضح رہے کہ پاکستان کو اب تک ۴۰ کروڑ ڈالر کے جو غیر ملکی قرضے موصول ہوئے ہیں۔ ان میں سے عالمی بنک کی طرف سے ۱۵ کروڑ ڈالر امریکی ترقیاتی فنڈ سے ۱۵ کروڑ ڈالر برطانیہ سے ۱½ کروڑ ڈالر اور جاپان سے دو کروڑ ڈالر کی رقوم حاصل ہوئی ہیں۔

آئین کمیشن مارچ کے آخری ہفتے اپنی رپورٹ پیش کردیگا

سال رواں کے آخر تک نئے دستور کے تحت انتخابات کرائے جائیں گے

راولپنڈی ۱۶؍ فروری ۔ وزیر قانون مسٹر محمد ابراہیم نے ایک ملاقات کے دوران کہا کہ امید ہے دستور کمیشن اگلے ماہ کے آخری ہفتے نیا دستور تیار کرنے کے بارے میں اپنی رپورٹ صدر محمد ایوب خاں کو پیش کر دے گا اس کے بعد صدارتی کابینہ تین ماہ کے اندر اس رپورٹ پر غور کرے گی۔ آپ نے بتایا صدر کی منظوری حاصل ہونے کے بعد ایک مسودہ کمیٹی قائم کی جائے گی۔ جو جلد دستور کا مسودہ تیار کرنے کی کوشش کرے گی۔ آپ نے کہا صدر مملکت کی خواہش ہے کہ دستور کمیشن کی رپورٹ پر جو بھی فیصلہ کیا جائے وہ کم سے کم وقت میں ہونا چاہیئے۔ تاکہ نئے دستور کے تحت سال رواں کے آخر تک انتخابات کرائے جا سکیں۔

— ڈھاکہ ۱۶؍ فروری ۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان جمعرات کو بذریعہ طیارہ ڈھاکہ پہنچ جائیں گے۔

الجزائر کے بارے میں امریکی پالیسی

نیویارک ۱۶؍ فروری ۔ گزشتہ ہفتے امریکی صدر کینیڈی اور تونسی سفیر متعین امریکہ مسٹر مونگی سالم کے درمیان ملاقات ہوئی ۔ جس میں مسئلہ الجزائر اور نوآزاد افریقی ملکوں سے متعلق نئی امریکی حکومت کی پالیسی پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

بوئنگ طیارہ برسلز کے قریب گر کر تباہ ہو گیا

برسلز ۱۶؍ فروری ۔ کل سبینا ایئر لائنز کا بوئنگ ۷۰۷ قسم کا ایک بڑا طیارہ برسلز کے نواح میں گر کر پاش پاش ہو گیا۔ حادثے کے دوران طیارے میں سوار تمام ستر افراد ہلاک ہو گئے۔ طیارہ جس کھیت میں گرا اس میں کام کرنے والا ایک مزدور ہلاک اور دوسرا مجروح ہو گیا۔

ربوہ میں یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسہ

مورخہ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر اہالیان ربوہ کا ایک جلسہ ۹ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ جس میں علماء سلسلہ احمدیہ پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر فرمائیں گے۔ احباب وقت مقررہ پر تشریف لا کر مستفید ہوں مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

احباب وقت کی پابندی کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں۔ (صدر عمومی)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ فروری ۶۱ء

اسلام اور علوم جدیدہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم الاسلام کالج قادیان کے افتتاح پر جو عظیم الشان تقریر فرمائی اور جو آج کل الفضل میں قسط وار شائع ہو رہی ہے ایک ایسا شاہکار ہے کہ جس میں انسانی علوم و فنون کے مقابلہ میں انبیاء علیہم السلام کی آوردہ تعلیمات کی فوقیت کو نہایت مدلل طریقہ سے واضح کیا گیا ہے۔

آج جبکہ مغربی سائنس اور فلسفہ کا رعب تمام دنیا کے دلوں پر مسلط ہو رہا ہے اور اکثر تعلیم یافتہ لوگوں نے مغربی علوم و فنون کے آگے سر خم کر دیئے ہیں اور مذہب کو ہیچ سمجھنے لگے ہیں۔ بلکہ کوشش کر رہے ہیں کہ مغربی خیالات کو اسلامی اصولوں پر ترجیح دی جائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے یہ اعلان فرمایا تھا کہ مغربی فلسفہ اور سائنس کے سامنے جھکنے کی کوئی ضرورت نہیں اسلام میں نہ صرف وہ تمام باتیں موجود ہیں جو ان علوم میں پائی جاتی ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ خوبیاں موجود ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی اس تقریر میں بتایا ہے کہ علوم جدیدہ کے پڑھنے پڑھانے سے یہ غرض ہونی چاہیئے کہ اسلام پر جو اعتراضات ان علوم کی بنا پر کئے جاتے ہیں انہی علوم کے ذریعہ ان کا جواب دیا جائے۔ آپ نے اپنی تقریر میں یہ امر نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ انسانی علوم فلسفہ سائنس وغیرہ تو ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں۔ ایک بڑا فلسفی یا سائنسدان آج ایک بات ثابت کرتا ہے مگر کچھ عرصہ کے بعد ایک اور فلسفی یا سائنسدان اٹھتا ہے جو پہلے کی باتوں کو غلط ثابت کر دیتا ہے لیکن انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"ہر زمانہ میں جو فلاسفر ظاہر ہوتا ہے اس کے علوم کا انکار کرنے والا علوم جدیدہ کا منکر قرار دیا جاتا ہے لیکن ابھی پچاس ساٹھ سال نہیں گذرتے کہ ایک اور فلسفی کھڑا ہو جاتا ہے جو اس پہلے فلاسفر کی تحقیق کو غلط قرار دیدیتا اور نئے نظریات پیش کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس وقت جو لوگ اس کے نظریات کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں لوگ ان کے متعلق یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ وہ علوم جدیدہ کے منکر ہیں مگر پچاس ساٹھ سال نہیں گذرتے کہ ایک اور فلاسفر اس تحقیق کو قدیم تحقیق قرار دے کر ایک نئی تحقیق لوگوں کے سامنے پیش کر دیتا ہے اور پہلی تحقیقات کو غلط قرار دیدیتا ہے کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ خدا کا وجود بھی غلط قرار دیا گیا ہو یا کبھی کوئی نبی ایسا کھڑا ہوا ہو جس نے کہا ہو کہ خدا کے متعلق لوگوں کے دلوں میں جو خیال پایا جاتا تھا وہ موجودہ تحقیق نے غلط ثابت کر دیا ہے آدمؑ سے لے کر اب تک ہمیشہ ایسے وجود آتے رہے ہیں جنہوں نے اپنے تجربہ اور مشاہدہ سے دنیا کے سامنے یہ حقیقت پیش کی کہ اس دنیا کا ایک خدا ہے اور پھر دلائل و براہین سے اس کے وجود کو ایسا ثابت کیا کہ دنیا ان دلائل کا انکار نہ کر سکی۔ انہوں نے کہا کہ ہم خدا کی طرف سے کھڑے ہوئے ہیں اور خدا کی ہستی کا ثبوت یہ ہے کہ وہ ہمیں کامیاب کرے گا۔ چنانچہ دنیا نے ان کی مخالفت کی۔ مگر خدا نے ان کو کامیاب کر کے دکھا دیا۔ اور اس طرح ثابت کر دیا کہ اس عالم کا حقیقتًہ ایک قادر و متصرف خدا ہے جو اپنے پیاروں سے کلام کرتا اور مخالف حالات میں ان کو کامیاب کرتا ہے۔ پس خدا کے وجود پر انبیاء کی متفقہ گواہی ایک قطعی اور یقینی شہادت ہے جو اس کی ہستی کو ثابت کر رہی ہے۔ آج تک کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں آیا جس نے اپنے سے پہلے آنے والے نبی کی تردید کی ہو۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ یہ سائنس اور علوم تو ہر وقت تبدیل ہوتے رہتے ہیں کیونکہ یہ علوم "ظنی وہمی اور خیالی" ہوتے ہیں جوں جوں انسان زیادہ سوچتا ہے اور جوں جوں اس کو زیادہ تجربہ اور زیادہ مشاہدہ ہوتا ہے وہ اپنے علم میں اسکے مطابق تبدیلی کرتا رہتا ہے۔ پہلے سائنسدانوں نے تمام کائنات کو چار عناصر پر تقسیم کر رکھا تھا یعنی پانی۔ ہوا۔ مٹی اور آگ۔ لیکن جوں جوں انسانی معلومات میں ترقی ہوتی گئی توں توں عناصر کی تعداد بھی بڑھتی چلی گئی۔ آج ان کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے۔ پہلے صرف موٹے اندازہ سے چار عناصر سمجھ لئے گئے تھے چنانچہ تمام سائنس ریاضی اور طب کی بنیاد انہی چار عناصر پر تھی۔ پہلے اس کائنات کا جو تصور تھا وہ سائنسدانوں کے نزدیک بھی یہ تھا کہ زمین چپٹی ہے اور آسمان ایک پیالہ کی طرح اس پر رکھا ہوا ہے۔ آج ایک بچہ بھی یہی کہتا ہے کہ یہ تصور غلط تھا بلکہ زمین گول ہے اور یہ سورج کے گرد گھومتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بنا پر فرماتے ہیں کہ

"پس ہمیں ذاتی طور پر اس بات کی ضرورت نہیں کہ ہم سائنس اور فلسفہ اور حساب اور دوسرے علوم کے ذریعہ اسلام کی صداقت ثابت کریں۔ اسلام ان سب سے بالا ہے لیکن چونکہ دنیا میں کچھ لوگ ان وہموں میں مبتلا ہیں اور وہ ان علوم کے رعب کی وجہ سے اسلام کی تائید میں اپنی آواز بلند نہیں کر سکتے۔ اس لئے ان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے ضروری ہے کہ ہم ایسے مرکز کھولیں اور ان کی زبان میں ان سے باتیں کرنے کی کوشش کریں اور انہیں بتائیں کہ علوم جدیدہ کی نئی تحقیقاتیں بھی اسلام کی مؤید ہیں۔ اسلام کی تردید کرنے والی اور اس کو غلط ثابت کرنے والی نہیں ہیں۔ یہ کام ہے جو ہمارے سامنے ہے چونکہ یہ نیا کام ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہمیں اس کام میں دقتیں پیش آئیں لیکن ایک وقت آئے گا جب آہستہ آہستہ ان علوم کے ذریعہ بھی اسلام کی صداقت دنیا کے کونہ کونہ میں پھیل جائیگی اور لوگ محسوس کریں گے کہ علوم خواہ کس قدر بڑھ جائیں۔ سائنس خواہ کس قدر ترقی کر جائے اسلام کے کسی مسئلہ پر زد نہیں پڑ سکتی۔"

الغرض نئے علوم و فنون اسلام کی جاودانی صداقتوں پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتے خواہ یہ علوم و فنون میں کتنی ترقی کر جائیں اسلام کی جاودانی صداقتیں اپنی جگہ پر اسی طرح قائم رہتی ہیں۔ اس لئے جہاں جدید علوم و فنون سیکھنا اس لئے ضروری ہے کہ ہم مادی لحاظ سے بھی دنیا کے ساتھ آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں وہاں اسلئے بھی ضروری ہے کہ ہم ان علوم کے مقابلہ میں اسلام کی جاودانی صداقتوں کو دنیا کے سامنے واضح کریں اور دنیا کو بتائیں کہ سائنس و فلسفہ اسلام کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ اور نہ وہ اس کی روشنی پر اپنا تاریک سایہ ڈال سکتے ہیں۔

یہ تقریر واقعی ایک شاہکار ہے اور چاہیئے کہ احباب خاص کر نوتعلیم یافتہ دوست اس کو بار بار پڑھیں اور اپنے علم سے کام لے کر اسلام کے خلاف جو غلط اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کی تردید کریں۔

ہر ایک دیس میں اسکی پکار ڈالیں گے

ہوا و حرص کے طاغوت مار ڈالیں گے
ہر ایک دل میں ہم اللہ کا پیار ڈالیں گے

خزاں نے لوٹ تو لی ہے بہار پھولوں کی
خزاں کے سینے میں طرح بہار ڈالیں گے

چڑھا ہوا ہے جو محفل کے سر میں مے کا خمار
تری نگاہ کا صدقہ اتار ڈالیں گے

کریں گے شانہ کشی گرم گرم سانسوں سے
صبا کی زلف پریشاں سنوار ڈالیں گے

ہمارا مال ہی کیا ہے ہماری جان ہی کیا
قدم قدم پہ ترے وار وار ڈالیں گے

پرو رہے ہیں جو تارِ نظر میں خون کے اشک
ترے گلے میں یہ لعلوں کا ہار ڈالیں گے

جہاں تک اپنا گلا کام دیگا اے تنویرؔ ✤ ہر ایک دیس میں اسکی پکار ڈالیں گے

دُعا کی برکات

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

اپنے فن یعنی شفاخانے امراض کی لائن پر تو میں نے اس قدر عجائبات خدا کے کے فضلوں اور دعا کی قبولیتوں کے دیکھے ہیں کہ کوئی شمار و حساب نہیں۔ مثلاً ڈاکٹروں کی دلچسپی کے لئے لکھتا ہوں کہ ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم رض کی آنکھیں میں نے بنائیں اور دونوں ایک ہی دفعہ۔ چوتھے دن پٹی کھولنے پر دیکھا تو دونوں آنکھوں پر سخت Plastic Iritis یعنی اندرونی پردوں میں سوزش اور ورم تھا بلکہ دونوں Ant Chambers اس طرح بھرے ہوئے تھے۔ جیسے پیپ سے بھرے ہوتے ہیں۔ مجھے مرحوم کے ساتھ بہت اُنس تھا اس لئے بہت بے قرار ہوا۔ حضرت صاحب کے گوش گزار کر کے دعا کے لئے عرض کیا۔ اور حضرت ام المومنین سے بھی، نیز خود بھی بہت دعا کی۔ چنانچہ دیکھتے دیکھتے چند دنوں میں ہی بلکہ ایک ہفتہ کے اندر دونوں آنکھیں بالکل صاف ہوگئیں۔ اور جیسا کہ عموماً قاعدہ ہے پیچھے بھی اس مرض کے کوئی نشان یا آثار باقی نہ رہے۔ اور نہ دونوں آنکھوں سے بالکل چنگے بھلے ہوگئے۔ ورنہ اس طرح سخت قسم کے Double Plastic Iritis کا جو اتنے جلدی اپریشن کے بعد پیدا ہوا ہو۔ اس طرح کامل طور پر صاف ہو جانا کہ گویا کوئی بیماری ہی نہیں ہوئی۔ اور دونوں آنکھوں کا اس طرح بچ جانا میرے علم میں کبھی نہیں آیا۔ بلکہ لوگوں کو اندھا ہوتے ہی دیکھا ہے غرض ناامید بیماروں کی شفا کے نمونے بیان کرنے لگوں تو یہ مضمون الف لیلہ ہی بن جائے

اور سنو ۱۹۰۵ء میں مَیں ملازم ہوا اور ملازم ہوتے ہی تین ماہ کے اندر اتنا مقروض ہوگیا۔ کہ اس سے مجھے سخت تکلیف محسوس ہوئی اور اتنی پریشانی بڑھی کہ آخر میں نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے کبھی قرض کی بلا میں نہ پھنسائیو اور پھر اسی وقت یقین آگیا کہ اب یہ منظور ہوگئی۔ اب تیس سال کے بعد مَیں اس بات کے اظہار میں کوئی حرج نہیں دیکھتا کہ میں یہ بیان کردوں کہ پھر کبھی مجھ پر کسی قسم کا قرضہ نہیں چڑھا اور میں ان تیس سال کی ہر رات قرضے کی طرف سے اس آرام اور بے فکری کی نیند سویا ہوں کہ میرا دل ہی اس احسان الٰہی کی قدر کر سکتا ہے۔ جب میں لوگوں کو قرضہ کی تکالیف اور وعدوں پر ان کی ادائیگی کے لئے اضطراب کو دیکھتا ہوں تو ہزار نعمتوں کی ایک نعمت اسے پاتا ہوں۔ اور ہمیشہ دیکھتا ہوں کہ اگر میں کسی دن مر جاؤں تو انشاء اللہ کسی کا مقروض نہیں مرونگا اور اگر دست گرداں شاذ کسی کا کچھ روپیہ دینا بھی ہو تو وہ اس کے فضل سے گھر میں موجود ہوگا۔ اور آئندہ کی بات معلوم نہیں۔ اور خدا کا علم سب علموں پر غالب ہے اور اس کا امر اس کے علم پر غالب ہے۔ اور وہ خود اپنے امر پر بھی غالب ہے لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ۔

بات میں سے بات نکل آتی ہے۔ اس بے فکری کی نیند پر مجھے یاد آیا کہ ایک اور وجہ بھی بے فکری کی نیند کی ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے ایک دفعہ اپنے لیکچر میں بیان کی تھی۔ وہ یہ کہ جب مسلمان سونے کے لئے لیٹے تو اس وقت تمام لوگوں کے قصور معاف کر کے سوئے۔ میں اس وقت سے اس پر عامل ہوں اور دل ہی میں نہیں بلکہ زبان سے ایسے الفاظ ادا کر کے سوتا ہوں کہ میرے ذمہ کسی کا قصور نہیں خداوندا تو گواہ رہیو کہ میں نے جو قصور کسی کا میری ذات کے متعلق تھا وہ معاف کر دیا۔ سو اس دن سے عجب راحت سوتے وقت اور عجب معافیاں اپنے گناہوں اور غفلتوں کی اس رب العزت کی طرف سے پاتا ہوں۔

بعض چھوٹے چھوٹے واقعات قبولیت دعا کے بڑے مزیدار ہیں۔ مثلاً ایک لمبا سفر رات کا پیش آگیا۔ میں دائم المرض، ساری رات کا سفر اور جاڑے کا موسم، برتھ ریزرو کرانے کا موقع نہیں ملا۔ دعا کی ٹکٹ لیا۔ سوار ہوئے، تمام برتھ ریزرو شدہ پائے۔ آدھ گھنٹہ پہلے سب مسافر اوپر نیچے اپنے برتھوں پر دراز اور ہم ہیں کہ ڈبہ کے دروازے میں اس کے فضل کے انتظار میں کھڑے ہیں اتنے میں ایک شخص پانچ منٹ ٹرین کی روانگی سے پہلے آیا اور جبراً ایک مسافر کو اوپر کے برتھ سے اتار کر لے گیا کہ کل چلے جانا آج فلاں کام بڑا ضروری رہ گیا ہے۔ اب وہ برتھ اوپر کا تھا اور مجھے اوپر تکلیف ہوتی ہے اس لئے میں نیچے کا برتھ چاہتا تھا اتنے میں ایک انگریز نیچے کے برتھ سے اٹھا اور مجھے مخاطب کر کے کہنے لگا مجھے امید ہے آپ کو اعتراض نہ ہوگا اگر میں اس اوپر والے خالی برتھ پر سو جاؤں مجھے یہ نیچے کی جگہ پسند نہیں (شاید اس لئے کہ اس کے دونوں طرف "نیٹو" یعنی کالا لوگ سو رہا تھا) آپ میری جگہ اس درمیانی برتھ پر آرام کریں تو بہت مشکور رہوں گا۔ مَیں نے کہا اچھا اور اپنا بستر بچھا کر لیٹ گیا۔ مگر نیند کہاں۔ اس ذرا سے واقعہ نے میرا دل اس میرے اپنے، میرے رفیق، میرے رحیم و کریم، اور میرے "پرسنل خدا" کے احسان کے شکر میں بالکل پگھلا دیا۔

ایک دفعہ میرا تبادلہ شملہ کا ہوگیا۔ وہاں ایک ایسے کرنیل (کرنل جورڈائن) سول سرجن تھے جن کی سخت زبانی اور سخت گیری کی شہرت اس قدر تھی کہ میں نے وہاں روانہ ہوتے وقت بہت دعا کی کہ خدایا تو مجھے ہر قسم کی سختی سے بچائیو۔ غرض مَیں شملہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ بیچارے کل سے بیمار ہیں اور واکر (Walker) ہاسپٹل میں داخل ہوگئے ہیں۔ ایک ہفتہ یا عشرہ کے بعد معلوم ہوا کہ ان کو ڈاکٹری سرٹیفکیٹ ہل ڈائی ریا (Hill Diarrhoea) کا دیا گیا ہے اور وہ لمبی چھٹی پر ولایت جا رہے ہیں غرض دس روز بعد وہ واکر ہسپتال سے بالا بالا ہی ولایت ہمیشہ کے لئے چلے گئے۔ نہ پھر ہندوستان میں آئے نہ میں نے ان کی شکل کبھی دیکھی۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کی جگہ ایک نیک نہاد افسر کرنل ہیلیے کو جو اتفاقاً شملہ پر رخصت لے کر آئے ہوئے تھے وہیں لگوا دیا اور وہ میرے بڑے محسن ثابت ہوئے۔ یہاں تک کہ جب میں تبدیل ہو کر لائلپور جانے لگا تو انہوں نے اپنی لائبریری میں سے مجھے کئی قیمتی کتابیں بطور تحفہ دیں۔

اب اس سے بڑھ کر دو ایک سال اس جگہ جہاں میں متعین تھا ایک سخت عالمگیر قسم کی مصیبت آئی۔ اس میں خدا تعالیٰ کی حکمت سے ایسے اسباب امتحان کے پیدا ہوگئے کہ سب سے زیادہ میرا مالی نقصان ہوا اور صحت کو سخت دھکا لگا۔ اور کام نے مجھے توڑ دیا۔ لیکن بعض لوگوں نے بعض باتوں کو بُرے رنگ میں مشہور کیا اور میری بعض باتوں کی رپورٹ ملاعنۃ القوم میں سے ایک بڑے آدمی کی معرفت نامناسب کرائی گئی۔ وہ میرے مخالفین کی پشت پر تھا۔ اس نے بعض اختیارات میرے سلب کر لئے اور اپنے لوگوں کے سپرد کر دیئے اور جو ایک شریف آدمی کی توہین کے طریقے تھے۔ وہ سب اختیار کئے گئے۔ میں ڈر کے مارے دعا بھی نہیں کرتا تھا۔ کیونکہ میں نے اس مصیبت میں امتحان کا رنگ محسوس کر لیا تھا۔ مگر بہرحال گو لفظی سوالی نہ تھا صورت سوالی ضرور تھا۔ آخر بڑے غوغا کے بعد یوں ہوا کہ ایک رجلٌ من اقصی المدینۃ کو خدا تعالیٰ نے میری طرف سے خود بخود میرا وکیل بنا کر کھڑا کر دیا اور اس نے بغیر میرے علم اور اطلاع کے ایک ایسا ایڈریس حاکم وقت کے سامنے پیش کیا کہ حاکم نے میرا نام لے کر میرے کام کی تعریف اس ایڈریس کے جواب میں کی پھر شام کو ایک دوسرے حاکم نے مجھے کہا کہ معاملہ

وصیّت کی اہمیّت

از سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دیگا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کردینگے اور نیز یہ بھی ثابت کر دینگے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہے اور اسکے دفتر میں سابقین اولین میں لکھے جائیں گے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش! میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو! میں تمہیں بہت قریب عذاب کی خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زادِ راہ جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعتِ دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کروگے اور بہشتی زندگی پاؤگے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں کہیں گے۔ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ہم پر کھل گیا ہے "They were stalling you behind the back" یعنی یہ لوگ پشت کی طرف سے تم پر چھری چلا رہے تھے۔ سرکار نے مجھے نقصانات کا کچھ معاوضہ بھی دیا اور خطاب بھی اور میرے خدا نے پورے سے بہت بہت، بہت زیادہ مجھ پر انعام فرمایا۔ اور ان لوگوں کی پارٹی ٹوٹ گئی اور وہ منتشر کر دیئے گئے۔ میں قادیان میں رخصت پر آیا پھر میں اپنی بیوی کی بیماری کے علاج کے لئے لاہور گیا۔ جس روز ہم نے قادیان واپس آنا تھا اس سے ایک دو روز پہلے سارا شہر بلکہ سارا صوبہ زلزلہ کی زد میں آگیا۔ وہ بڈھا آدمی جو جوان اور بڑا کٹا تندرست تھا اور جس کی طاقت پر ان لوگوں نے ریشہ دوانیاں کی تھیں اور میری ذلت کے درپے ہو رہے تھے۔ عین اسی روز اس نے ایک بڑی بھاری دعوت کی اور جب وہ ختم ہوئی تو آدھ گھنٹہ بعد بے چارا دم کے دم میں رخصت ہوا۔ سو خدا مجھے قادیان لے گیا اور میرا سالانہ جلسہ جو میں نے تیس سال سے (والا ماشاء اللہ) کبھی ناغہ نہیں کیا تھا اس سے جبر یہ مجھے جدا کیا کہ چل موقعہ پہ چل میں تجھے کیا بات دکھاتا ہوں اور میں وہ ہوں جس کی بابت کہا گیا ہے نبیّئ عبادی انّی انا الغفور الرحیم وانّ عذابی ھو العذاب الالیم۔ سو کیا عظمت اور شفقت ہے اس خدا کی جو اپنے ذلیل بندوں کا ایسا خیال رکھتا ہے جیسا ایک ماں بھی نہیں رکھتی اور دکھاتا ہے ہمیں یوں بھی کیا کرتا ہوں۔ اس کے بعد اس نے مجھے ایک نہایت عمدہ جگہ پر میری مرضی دریافت کر کے بھیج دیا اور وہاں میرے کاموں کے بوجھ ہلکے کر دیئے اور تنخواہ بہت بڑھا دی۔ اور کیا بیان کروں کیا کیا احسانات کئے جن میں سے بعض ناقابل بیان ہیں اور ایک یہ بھی کہ اس متوفی کی بیوہ اور بچوں کے علاج معالجہ کی مدت دراز تک مفت اور خاص توجہ اور شفقت کے ساتھ توفیق دی کہ خود مجھ پر یہ ثابت کر دے کہ میرے دل میں اس سے کسی قسم کی عداوت نہ تھی بلکہ وہ الٰہی تقدیر تھی جو براہ راست نازل ہوئی تھی۔

غالباً ۱۹۲۵ء کا واقعہ ہے کہ میرا تبادلہ گورداسپور سے گوجرانوالہ ہو گیا۔ میں سیدھا اپنی موٹر سائیکل اور سائڈ کار پر بذریعہ نہر کی پٹڑی قادیان ہوتا ہوا آ گئے چلا۔ ایک کرایہ کا مستری موٹر سائیکل کو چلا رہا تھا اور میں سائڈ کار میں بیٹھا تھا جب ہم دونوں قادیان سے اٹھارہ بیس میل نکل آئے تو وہ موٹر سائیکل ایک جگہ نہر کے کنارے یکدم ٹوٹ گیا۔ جنڈیالہ ریلوے اسٹیشن وہاں سے کئی میل تھا۔ میں مستری کو تو کہا کہ نزدیک کسی گاؤں میں جا کر کوئی لڑا کرایہ پر لے آئے اور خود نہر کے کنارے دعا میں مصروف ہو گیا۔ خیر ایک دو گھنٹہ میں ایک ٹوٹا پھوٹا گڈا آ گیا اور موٹر سائیکل بھی اس پر لاد دی گئی مجھے یہ تشویش کہ اب غروب آفتاب کا وقت ہو گیا ہے اور جنڈیالہ پانچ سات میل ہے۔ اور راستہ میں بالکل جنگل ہے۔ یہ مستری قابل اعتماد ہے اور نہ گڈے والے سکھ قابل اطمینان معلوم ہوتے ہیں۔ اور میری جیب میں کافی نقدی موجود ہے۔ میرے لئے رات کو اتنا چلنا بھی مشکل ہے۔ خدایا تو ہی کوئی انتظام کر۔ ابھی ہم روانہ بھی نہ ہوئے تھے کہ اتنے میں پیچھے سے موٹر کا ہارن سنائی دیا۔ میں نے کہا کہ کوئی انگریز ہو گا جو دورہ یا سفر پر جا رہا ہو گا اتنے میں وہ کار یکدم میرے منہ کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔ حیران رہ گیا جب اندر حضرت صاحب اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے چہرے نظر آئے پہلے دھوکہ ہوا کہ یہ یہاں کہاں! شاید یہ میرا خواب ہے یا وہم۔ مگر جب وہ ہنسے اور بولے تو مجھے یقین آیا کہ یہ فرشتے نہیں بلکہ انسان ہیں۔ بس میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا اور سیدھا چوہدری صاحب کی اس کار میں لاہور تک آ گیا۔ یہ سب لوگ ہنسی خوشی کی باتیں کر رہے تھے۔ مگر اس عجیب اور بروقت آسمانی مدد سے میرا دل شکر کے جذبات سے اتنا لبریز ہو گیا تھا کہ سارے راستے میں بڑی مصیبت سے اپنے تئیں ضبط کرتا آیا۔ ورنہ رونے روتے شاید میری چیخیں نکل جاتیں۔

لوگ ان باتوں کو اتفاقی سمجھیں مگر جس پر گزر رہی ہوں اس کے دل سے پوچھنا چاہیئے کہ آقا کے احسان غلاموں پر کس طرح ہوتے ہیں۔ اور تکلیفوں سے وہ ان کو کس طرح نجات دیتا ہے اور کس کس رنگ میں۔ اور یہ لطف ہمیشہ انہی کو آتا ہے جو کسی واقعہ یا حادثے کو دنیا میں اتفاقی نہیں سمجھتے بلکہ ان کا ایمان ہوتا ہے۔ کہ بلا مشیت اور ارادہ الٰہی کے کوئی بات بھی دنیا میں ظہور پذیر نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے۔ واقعات کو اتفاقی کہہ دینا اور It happened by chance کا فقرہ منہ پر لانا صرف دہریوں کا کام ہے یا ان لوگوں کا جو بہت سی باتوں کو تصرف الٰہی سے باہر یقین کرتے ہیں۔ یہی "اتفاق" اور "chance" کا خیال بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ پھر ان کا دل کہتا ہے کہ جب تم یوں سے بچاس باتیں اتفاقی یعنی بغیر کسی ارادے اور مشیت کے خود بخود قانون قدرت میں واقعہ ہوتی رہتی ہیں تو باقی پچاس بھی ایسی ہی مان لو اور تمام انتظام کو اتفاقی سمجھ کر کسی مدبر، بالا رادہ، علیم، لطیف، خبیر ہستی کا انکار ہی کر دو اور اپنے سر سے ایک خواہ مخواہ کا بوجھ اتار پھینکو سو یہ بھی ہے ایک وجہ دہریہ ہونے کی اور علاج اس کا یہی ہے کہ تم مسلمان ہو کر کبھی یوں نہ کہو کہ فلاں بات اتفاقاً ہو گئی ہے یا فلاں حادثہ اتفاقاً پیش آگیا ہے بلکہ ہمیشہ یوں کہا کرو کہ خدا کا کرنا ایسا ہوا یا اللہ تعالیٰ نے یوں چاہا۔ تب خدا کے فضل سے تم مخفی دہریت کی آگ سے محفوظ رہو گے جو آجکل دنیا پر مسلط ہو رہی ہے۔

اگر اس طرح قبولیت دعا کے نمونے ہر احمدی اپنی ذات میں دیکھے تو حیران رہ جائے مگر بات اتنی ہے کہ بعض لوگ دیکھتے ہیں مگر غور نہیں کرتے اور ہر دعا کے آئینہ میں اپنے رب کے چہرے پر نظر نہیں ڈالتے بلکہ صرف مطلب لے کر اور آئینہ اوندھا رکھ کر واپس چلے آتے ہیں۔ پس ڈھونڈو اپنے رب کو اپنی دعاؤں میں اور ان دعاؤں کی قبولیتوں میں اور تم پاؤ گے اس کو چھپا ہوا وہیں جہاں تمہاری دعا ہے۔

چونکہ دعا کا مسئلہ اس وقت درپیش ہے اس لئے آخر میں میں بھی خلاف اپنی قدیم نامناسب عادت کے پڑھنے والے احباب کی خدمت میں یہ التماس کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے بھی فلاح دارین کی دعا فرمائیں اور یہ کہ مجھے اور میرے اہل و عیال کو خدا ہدایت نصیب کرے اور صراط مستقیم پر ہمیشہ قائم رکھے اور ہمیں اپنا قبروں کے لئے کچھ جگہ مقبرہ بہشتی میں مل جائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں جسمانی اور روحانی تشنّد سے اگر اپنی معرفت، محبت، عبدیت، اور قرب کی چاشنی عطا فرمائے اور اپنی دائمی رضا سے سرفراز کرے، اپنے کلام یعنی قرآن مجید اور کتاب حکیم سے مناسبت اور تعلق بخشے، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں حشر ہو، اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام میرا جنازہ پڑھائیں اور میت کو اپنا کندھا دیں۔ آمین ؎

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

اور ساتھ ہی یہ فضل ساری جماعت پر ہو کیونکہ بغیر سب کی شمولیت کے کچھ لطف اور کچھ مزا نہیں اور ساری جماعت سے مراد نہ صرف موجودہ بلکہ گزشتہ اور آئندہ سب کی سب جماعت ہے آمین ثم آمین یا رب العٰلمین یا ارحم الراحمین۔

جماعت احمدیہ کی بیالیسویں (۴۲) مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بیالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس اس سال ۲۴-۲۵-۲۶ امان ۱۳۴۰ ہش مطابق ۲۴-۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار تعلیم الاسلام کالج ہال ربوہ میں منعقد ہو گا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا باقاعدہ انتخاب کر کے جلدی اطلاعات بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

"یوم مصلح موعود" کے متعلق ضروری اعلان

احباب کو معلوم ہے کہ ہر سال "یوم مصلح موعود" کے سلسلہ میں ۲۰ فروری کو جلسے ہوتے ہیں۔ امسال بعض جماعتوں نے لکھا ہے کہ یہ دن رمضان المبارک میں آئیگا اور ۲۰ فروری کو پیر کا دن ہو گا۔ نیز رمضان المبارک میں جماعتوں میں ظہر سے عصر تک اور بعض جماعتوں میں عصر سے شام تک درس القرآن ہوتا ہے۔ اور عشاء کے بعد نماز تراویح پڑھی جاتی ہے اور رخصت کا دن نہ ہونے کی وجہ سے ظہر سے پہلے ملازم پیشہ شامل نہیں ہو سکتے وغیرہ۔ اندریں حالات یہ دن کسی اتوار کو منا لیا جائے۔ نظارت اصلاح و ارشاد نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے استصواب کیا تھا۔ حضور نے تبدیلی کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن جماعتوں میں ۲۰ فروری کو جلسہ نہیں ہو سکتا وہ ۲۶ فروری بروز اتوار جلسہ کر لیں اور باقی جماعتیں ۲۰ فروری کو حسب سابق اپنے اپنے ہاں جلسے کریں۔ جلسے اس دن کے شایان شان ہوں۔ اور رپورٹیں بھجوائی جائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

اسلام میں روزوں کی اہمیت

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

روزوں کی فرضیت

اسلام کے ارکان خمسہ میں سے روزہ رکن چہارم ہے۔ بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ناقابل برداشت مظالم کے پیش نظر جب مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی۔ تو اس تاریخی ہجرت کے دوسرے سال ماہ شعبان میں ہر اس مسلمان پر رمضان کے روزے فرض کئے گئے جو بلوغت کی عمر میں داخل ہو چکا ہو۔ بشرطیکہ وہ مسافر یا بیمار نہ ہو۔ چنانچہ قرآن کریم میں روزہ کے متعلق مندرجہ ذیل نص وارد ہوئی ہے:۔

یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۰ ایاماً معدودات فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اُخر۔ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیراً فھو خیرٌ لہٗ وان تصوموا خیرٌ لکم ان کنتم تعلمون شھر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن ھدًی للناس و بینٰت من الھدٰی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہٗ ومن کان مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اُخر۔ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھدٰکم ولعلکم تشکرون۔ (البقرۃ)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔ (سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن۔ اور تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اسے) اور دنوں میں تعداد پوری کرنی ہوگی۔ اور ان لوگوں پر جو (فدیہ رمضان کی) طاقت رکھتے ہوں ایک مسکین کا کھانا دینا (بطور فدیہ رمضان کے) واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا۔ تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اگر تم علم رکھتے ہو (تو سمجھ سکتے ہو کہ) تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارے میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا ہے (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں۔ اور اسکے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں۔ اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔ اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد پوری کرنی (واجب) ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔ اور (یہ حکم اس نے اسلئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو) اور تاکہ تم تعداد کو پورا کر لو اور اس (ہدایت) پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے۔ اور تاکہ تم (اس کے) شکر گزار بنو۔"

یہ وہ عظیم الشان قرآنی نص ہے جس کے ذریعہ امت مسلمہ پر روزے فرض کئے گئے ہیں فقہاء نے روزوں کے جملہ مسائل و احکام کا استنباط اسی نص سے کیا ہے

عصر حاضر میں الحاد، دہریت اور ذہنی آزادگی کا عام انتشار ہے اس قسم کے ماحول میں روزہ کی فلاسفی بیان کرنا اور اس قسم کے موضوع پر قلم اٹھانا ایک فرسودہ امر سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اس قسم کی امراض اجتماعیہ کا شافی علاج خدا تعالیٰ نے روزوں میں ہی رکھا ہے۔

خدا تعالیٰ نے آیات بالا میں امت مسلمہ پر روزے فرض کر کے فرزندان اسلام پر عظیم الشان احسان فرمایا ہے۔ ہاں ایسا احسان جو سراسر ہمارے لئے برکت، رحمت اور نور ہے ہماری جملہ اخلاقی، اقتصادی اور عائلی کمزوریوں اور قباحتوں کا مداوا ہے۔ روزے ہماری انفرادی اور قومی زندگی میں مشعل اور قندیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ روزوں کے احکام پر عمل کرتے ہوئے آج قوم میں انقلابی روح پیدا کی جاسکتی ہے۔ یہی وہ انقلاب ہے جس کا تقاضا قرآن کریم ہم سے کرتا ہے۔ چنانچہ اس قسم کے انقلاب کی طرف اشارہ آیت ذیل میں کیا گیا ہے:۔

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتٰی یغیروا ما بانفسھم

یعنی اللہ تعالیٰ کسی قوم کے حالات کو اسی صورت میں بدلتا ہے جبکہ وہ لوگ خود اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لیں۔"

(۲)

روزہ تاریخی حقائق کی روشنی میں

استقراء اور تاریخ ادیان سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ تمام ادیان میں فرض تھا۔ روزہ کی خوبیوں اور فوائد کی بناء پر ہی اس کا وجوب اسلام میں بھی کیا گیا ہے تا امت اسلامیہ بھی روزہ کے ذریعہ اپنی معاشرت اور ماحول میں اطمینان، سکون اور راحت کی فضا پیدا کر سکے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے فریضہ کو کماحقہ سرانجام دے سکے۔

یہود حضرت موسےٰ علیہ السلام کی اتباع میں روزے رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ ؑ کے متعلق بائیبل میں لکھا ہے کہ آپ نے جبل الطور پر چالیس دن کے روزے رکھے تھے:۔

"سو وہ چالیس دن اور چالیس رات وہیں خداوند کے پاس رہا۔ اور نہ روٹی کھائی اور نہ پانی پیا اور اس نے ان لوحوں پر اس عہد کی باتوں کو یعنی دس احکام کو لکھا۔" (خروج ۳۴:۲۸)

اسی طرح روزوں کے متعلق تحریر ہے:۔

"پھر سموئیل نے کہا کہ سب اسرائیل کو مصفاہ میں جمع کرو اور میں تمہارے لئے خداوند سے دعا کروں گا۔ سو وہ سب مصفاہ میں فراہم ہوئے اور پانی بھر کر خداوند کے آگے انڈیلا اور اس دن روزہ رکھا۔" (سموئیل اول ۷/۵)

حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی روزے رکھا کرتے تھے۔ ان کی اتباع میں آج بھی بعض عیسائی روزے رکھتے ہیں۔ چنانچہ انجیل میں لکھا ہے:۔

"اس وقت روح یسوع کو جنگل میں لے گیا تاکہ ابلیس سے آزمایا جائے۔ اور چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کر کے آخر کو اسے بھوک لگی۔" (متی ۴: ۲و۳)

یہاں فاقہ سے مراد دراصل روزہ ہے۔

قدیم مصریوں میں بھی روزہ کا رواج تھا اگرچہ قدیم مصری مذہب بت پرستی کا مذہب تھا۔ مگر اس مذہب کے پیرو اپنے بتوں کو خوش کرنے کے لئے اور ان کے غیظ و غضب کو ٹھنڈا کرنے کے لئے روزے رکھا کرتے تھے اور کئی قسم کی جسمانی و ظاہری تکلیفیں اپنے اوپر وارد کیا کرتے تھے۔ اسی طرح اہل یونان میں بھی روزہ کا رواج تھا۔ بالخصوص یونانی عورتیں روزہ رکھنے میں خاص اہتمام کیا کرتی تھیں۔ ہندو مذہب میں تو ہر ماہ بعض "برت" یعنی روزے رکھنے کا رواج ہے اور ہندو مذہب کے مذہبی بزرگوں میں چلہ کشی کا رواج تو معروف ہے۔ گو روزوں کی تعداد، احکام اور اس کے وقت کے متعلق جملہ ادیان میں فرق ہے مگر یہ امر متفق علیہ ہے۔ کہ روزہ جملہ ادیان میں پایا جاتا تھا۔

الغرض قرآن کریم کا مندرجہ بالا تاریخی بیان بالکل مبنی برحقیقت ہے کہ اے مسلمانو! روزہ صرف تم پر آج فرض نہیں کیا گیا۔ بلکہ تم سے پہلے بھی گذشتہ اقوام و ملل پر فرض کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس بیان کی تائید **انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا** میں "FASTING" کے زیر عنوان مقالہ مندرجہ جلد ۹ صفحہ ۱۰۶ سے بھی ہوتی ہے۔ لکھا ہے:۔

"Commonest by far, however, of all the uses of voluntaey fasting, in the past and at the present time, is its practice as an act of self-denial with definite religious intention. By the greater number of religions, in the lower, middle and higher cultures alike, fasting is largely prescribed, and when it is not required it is nevertheless practised to some extent by individuals in response to the pomp-ting of nature."

"ماضی اور حال میں طوعی روزوں کے دیگر فوائد میں سے ایک عام فائدہ مذہبی مقصد اور مدعا کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے نفس کو مارنا بھی ہے۔ اکثر مذاہب میں چھوٹے بڑے اور درمیانی طبقات کے لئے مساویانہ روزہ کا وجود پایا جاتا ہے۔ اور اگر کہیں روزہ جماعتی رنگ میں نہ بھی ہو تو بھی خدائی تحریک و ترغیب پر انفرادی رنگ میں اس کا رواج ملتا ہے۔" (باقی)

درخواست دعا

میرے والد ملک محمد فقیر اللہ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز گذشتہ نومبر میں بس کے حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہت آرام ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک محمد صفی اللہ خاں لیبارٹری اسسٹنٹ میو ہسپتال لاہور)

مخیر احباب کے لئے نادر موقعہ

نظارت تعلیم نے امسال حسب گنجائش مندرجہ ذیل تعلیمی وظائف جاری کئے ہیں ۔

	تعداد وظائف	رقم وظائف
ایم ایس سی	۲	۹۶۰
ایم اے	۶	۲۲۶۰
بی ایس سی	۲	۷۲۰
بی اے	۳	۶۰۰
ایف ایس سی	۲	۷۲۰
ایف اے	۵	۶۰۰
انجنیرنگ	۳	۹۰۰
کامرس	۱	۲۴۰
ایم بی بی ایس	۳	۸۴۰
بی فارمیسی	۱	۳۰۰
ایل ایس ایم ایف	۱	۳۶۰
اینمل ہسبنڈری	۱	۳۰۰
پبلک ہیلتھ نرسنگ	۱	۳۶۰
بی ایڈ	۲	۶۶۰
جے وی	۱	۳۶۰
سی ٹی	۱	۲۰۰
	۳۵	۱۱۴۸۰

امدادی وظائف کالج و مدارس ان کے علاوہ ہیں جو مستحق طلباء کو دیئے جاتے ہیں انکی مقدار بتفصیل ذیل ہے ۔

نہم	۲	۴۲۰
دہم	۴	۲۷۶
ایف اے	۲	۲۴۰
ایم بی بی ایس	۱	۱۸۰
بی اے	۳	۴۸۰
زراعتی کالج	۱	۱۲۰
	۱۳	۱۷۱۶

جامعہ نصرت کی طالبات کے امدادی وظائف حسب ذیل ہیں:-

	تعداد وظائف	رقم وظائف
ایف اے	۱۰	۹۶۰
بی اے	۴	۵۴۰
	۱۴	۱۵۰۰

یتامیٰ مساکین از ربوگان کو جو وظائف دئیے جاتے ہیں وہ ان تعلیمی وظائف کے علاوہ ہیں ۔ نیز ان امدادی وظائف کے بھی علاوہ ہیں جو پرنسپل صاحب ٹی آئی کالج اور پرنسپل صاحب جامعہ نصرت اپنے اپنے طور پر اپنے کالجوں میں دیتے ہیں۔ ان امداد و شمار کے لحاظ سے امسال قرضہ حسنہ اور امدادی وظائف بتفصیل جاری ہوئے ۔

قرضہ حسنہ وظائف	۳۵	۱۱۴۸۰
امدادی وظائف	۲۷	۳۲۱۶
	۶۲	۱۴۶۹۶

لیکن یہ تعداد وظائف بہ نسبت تعداد درخواستہائے وظائف بہت کم ہے۔ ابھی کئی ایسے مستحق طلباء رہ گئے ہیں جنہیں بجٹ میں گنجائش نہ ہونے کے باعث وظائف نہیں مل سکے۔ والا مالی لحاظ سے وہ امداد کے بہت ہی مستحق تھے ۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

درخواست دعا

میری چھوٹی ہمشیرہ مبارکہ بیگم گذشتہ کئی روز سے بیمار ہے اور لائلپور ہسپتال میں داخل ہے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(ملک لطیف احمد سرور زراعتی کالج لائلپور)

خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین کی فہرست نمبر ۳۲

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمایا ہے۔ دیگر مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں ۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۳۱۱ - مکرم میاں محمد یوسف صاحب بانی محلہ راجن پور چنیوٹ حال کلکتہ ۱۵۰/-

۳۱۲ - " " منجانب میاں حاجی سلطان محمود صاحب ۱۵۰/-

۳۱۳ - " " " منجانب اہلیہ صاحبہ ۱۵۰/-

۳۱۴ - محترمہ اہلیہ صاحبہ میاں محمد یوسف صاحب موصوف ۱۵۰/

۳۱۵ - " " منجانب والدہ صاحبہ خود ۱۵۰/-

وظائف:- سہ سالہ کورس بیچلر آف فارمیسی - شرائط:- انٹرمیڈیٹ سائنس (میڈیکل گروپ کو ترجیح) یا میٹرک و ڈپلومہ فارمیسی عمر ۶۱/۱/۳۰ کو ۲۵ - درخواستیں ۶۱/۳/۱۵ تک بنام منسٹر ہیلتھ و سوشل ویلفیر (ہیلتھ ڈویژن) پاکستان گورنمنٹ کراچی۔ مجوزہ فارم سیکشن آفیسر (ٹریننگ) منسٹری ہیلتھ لیبر و سوشل ویلفیر (ہیلتھ ڈویژن) کراچی سے واپسی ٹکٹوں والا لفافہ بھیجکر طلب کریں (پ۔ ٹ ۶۱/۲/۱۲) ناظر تعلیم - ربوہ)

مبلغین کے اعزاز میں دعوت عصرانہ

مورخہ ۶۱/۲/۱۲ بروز اتوار پانچ بجے شام طلبائے ہوسٹل مدرسہ جامعہ احمدیہ ربوہ کی طرف سے مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی بی اے شاہد (جو عنقریب اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں) اور مکرم قریشی محمد افضل صاحب و مکرم ملک غلام نبی صاحب (جو حال ہی میں افریقہ کے مختلف مقامات پر ایک طویل عرصہ تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد واپس تشریف لائے ہیں) کے اعزاز میں دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ اکل و شرب کے بعد کارروائی کا آغاز مکرم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی صدارت میں قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا جو محمد کریم الدین صاحب نے کی۔ ازاں بعد خاکسار نے ان مبلغین کرام کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں انہوں نے اپنے اپنے تأثرات بیان فرمائے ۔ آخر میں صاحب صدر کے مختصر مگر مؤثر صدارتی ارشادات کے بعد یہ تقریب دعا کرنے پر اختتام پذیر ہوئی ۔

(خاکسار محمد یوسف سلیم سیکرٹری ہوسٹل مدرسہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

ایک مخلص احمدی نوجوان کی وفات

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ ماسٹر مقبول احمد صاحب علوی دربند میں حرکت قلب بند ہو جانے سے اچانک وفات پا گئے وہ جس درخت کے پاس گئے تھے وہ وہاں موجود نہ تھے۔ ان کے جیب اور سامان سے برآمدہ کاغذات کی بناء پر مجھے اطلاع ملی ۔ ہری پور سے ڈاکٹر محمد سعید خان صاحب اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ ہری پور نے سب انسپکٹر صاحب پولیس تھانہ دربند کی معاونت خاص سے نعش لانے کا انتظام کیا۔ ہری پور سے مانسہرہ تک ڈاکٹر صاحب خود میت کے ساتھ تشریف لائے۔ اور کرایہ بھی از خود ادا کیا۔

آمد سے قبل ہری پور سے ڈاکٹر صاحب نے فون پر اطلاع دی تھی۔ اسلئے دوست ۵ بجے شام اڈہ بس پر پہنچ گئے تھے ۔ ۶۱/۲/۷ کو ماسٹر صاحب مرحوم کی تدفین زیر اہتمام جماعت احمدیہ مانسہرہ ہوئی۔ جنازہ حکیم عبدالواحد صاحب نے پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر پیر محمد زمان شاہ صاحب ایڈووکیٹ نے دعا کرائی ۔ ماسٹر صاحب مرحوم پہلے پہل دہریہ خیال کے تھے۔ ۵۸/۱۲/۲ کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے ربوہ میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا حضور نے ان کو التزام کے ساتھ کچھ صدقہ کرنے کی نصیحت فرمائی جس پر ان کو ہدایت مل گئی اور وہ نمازی اور تہجد گذار ہو گئے۔ اور چندہ اخلاص سے دینے لگے۔ اپنے پیچھے والدہ اور ایک بچہ چھوڑ گئے ہیں۔ ماسٹر صاحب کے والد ایک عالم اور جہاندیدہ شخص تھے وہ رام پور ریاست میں چلے گئے تھے۔ وہیں شادی کی تھی۔ ماسٹر صاحب وہاں تولد ہوئے تھے اور پاکستان بننے پر مہاجر کی حیثیت سے آ گئے تھے۔ بی اے بی ٹی اپنی کوشش سے کیا تھا۔ نیاز خان افسر تھانہ دربند اور حکیم عبد اللطیف صاحب نے انسانی ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند کرے ۔ (خاکسار محمد زمان خان اپیل نویس مانسہرہ)

اعلان دار القضاء

۱- مکرم چوہدری صالح محمد صاحب ولد چوہدری سلطان محمد صاحب مرحوم محترمہ راج بی بی صاحبہ دختر خوشی محمد صاحب ۔ مکرم شریف احمد صاحب۔ مکرم منیر احمد صاحب نذیر احمد صاحب مسماۃ بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری علی محمد صاحب مرحوم۔ بشیر احمد صاحب ولد چوہدری علی محمد صاحب۔

۲- چوہدری عطاء اللہ صاحب ولد چوہدری غلام اللہ صاحب چوہدری محمد شفیع صاحب پسران چوہدری غلام حیدر صاحب ساکنان نوجیاں والی ضلع گجرات۔ ۳- اور چوہدری احمد خان صاحب مرحوم آف کھیوے والی تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کے ورثاء (محترمہ سرداری بی بی صاحبہ بیوہ محترمہ بشیر بیگم صاحبہ۔ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ دختران) نے اطلاع دی ہے کہ جو رقم اراضی اسلام پور اسٹیٹ کے سلسلہ میں بذریعہ اقساط واپس مل رہی ہے اس کے وصول کرنے کے لئے ہماری طرف سے مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ولد چوہدری غلام حیدر صاحب مرحوم حال انجنیرنگ سپروائزر ٹیلیگراف لائلپور مختار ہیں اسلئے ہمارے حصہ کی رقم ان کو دے دی جائے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ پس اگر کسی شخص کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دے دیں۔ بعد میں کوئی اعتراض نہیں سنا جائے گا۔ والسلام (ناظم دار القضاء ربوہ)

مویشی ——— ہماری قومی دولت

ان دنوں لاہور میں گھوڑوں اور مویشیوں کی قومی نمائش ہو رہی ہے اس نمائش کا مقصد عوام کی توجہ ہمارے ملک کی قومی دولت ، مویشیوں کی اہمیت کی جانب مبذول کرنا ہے ۔ پچھلے مہینے مشرقی پاکستان میں جو ہفتہ منایا گیا اس کی رنگا رنگ تقریبات کا مقصد بھی یہی تھا ۔ کوئٹہ ڈویژن میں کچھ ہفتے پہلے شاہی جرگہ کے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر سبی کا جو میلہ منعقد کیا گیا اس کے ذریعہ بھی اعلیٰ نسل کے مویشیوں کی نسل کشی کی حوصلہ افزائی کی گئی ۔ ملک بھر میں ہر جگہ ہر سال مویشیوں کے میلے ہوتے رہتے ہیں مثلاً سالم (سرگودہا) اور بغداد گاؤں (مشرقی پاکستان) میں چھوٹے پیمانے پر یہ میلے ہوئے ۔ ان تمام میلوں اور نمائشوں کا بنیادی مقصد عوام کو یہ سیدھی سادی حقیقت بتانا ہے کہ انہیں اپنے ملک کی اس بڑی دولت کی دیکھ بھال اور اس کو ترقی دینے کی فکر کرنی چاہیئے ۔

اب جو سالانہ ہفتہ بہبود منایا جا رہا ہے اس کا بھی مقصد یہی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں حیوانوں سے ہمدردی کا جذبہ پیدا کیا جائے ویسے تو یہ عجیب بات سی معلوم ہوتی ہے کہ لوگ ہمیں خود ہمارے مفادات کی حفاظت کا مشورہ دیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج اس کی شدید ضرورت ہے ۔ کیونکہ جب ہم اپنے شخصی مفاد کے بارے میں کوتاہ نظری اختیار کرتے ہیں تو بلاشبہ ہم اپنے مفادات کو مستقل طور پر نقصان پہنچاتے ہیں ۔

مثال کے طور پر اعلےٰ درجے کی قراقلی حاصل کرنے کے لئے بھیڑ کا حمل گرا کر . . . قبل از وقت بچہ نکال لیا جاتا ہے ، اور پھر اس بچے کی کھال اتار لی جاتی ہے ۔ اس طرح وقتی طور پر چند روپوں کا فائدہ تو ہوتا ہے مگر بھیڑ کا مالک اسی بھیڑ سے درجنوں بھیڑیں حاصل کر سکتا ہے اور جب بھیڑ اپنی پختہ عمر کو پہنچ جاتی ہے تو اس سے سیروں گوشت مل سکتا ہے لیکن ——— بھیڑ کا حمل . . . گرانے کے بعد وہ اس قابل نہیں رہتی کہ اور بچے دے سکے ، ایک اندازے کے مطابق ہر سال پندرہ ہزار کے لگ بھگ بھیڑیں ناکارہ ہو جاتی ہیں ۔

شہروں میں بھی یہ ایک عام وبا ہے ، جب کسی گائے کا دودھ خشک ہو جاتا ہے تو وہ قصاب کے ہاتھ فروخت کر دی جاتی ہے کیونکہ مالک اس گائے کو چند ماہ یعنی جب تک وہ دوبارہ گابھن نہ ہو جائے چارہ کھلانا نہیں چاہتا ۔ گویا تھوڑے سے فائدے کے لئے وہ اپنے . . . . اور اپنے ملک کے مفاد کو نقصان پہنچاتا ہے ۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ لوگ اعلےٰ اور بہتر قسم کے مویشی پالنے کی طرف زیادہ توجہ نہیں کرتے حالانکہ اچھی قسم کی چھ گائیں رکھنا اور ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنا اس سے کہیں بہتر ہے کہ درجن بھر کمزور گائیوں کی بے پرواہ سے پرورش کی جائے ۔ لیکن یہی کچھ ہو رہا ہے ملک بھر میں جدھر دیکھئے لاغر اور کمزور مویشی دکھائی دیتے ہیں ۔ مشرقی پاکستان بالخصوص اس معاملے میں بہت پسماندہ ہے گو وہاں مغربی پاکستان سے کہیں زیادہ تعداد میں مویشی ہیں (پاکستان میں جملہ تین کروڑ گائے بیل ہیں ۔ ان میں ایک کروڑ اسی لاکھ مشرقی پاکستان میں ہیں) اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں گائیں اور بھینسیں اوسطاً ایک سیر دودھ روزانہ دیتی ہیں اسی طرح بھیڑ بکری سے گوشت اوسطاً بارہ سیر نکلتا ہے ۔ ایک بھیڑ سے سالانہ بمشکل چار پونڈ اون ملتی ہے ۔

یہ اوسط دوسرے ملکوں کے مقابلے میں بہت ہی کم ہے اور اسے بڑھانے کے لئے ہر طرح کی کوشش کرنی چاہیئے ۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ مویشیوں کو ایسا چارہ دیا جائے جس سے وہ دودھ زیادہ دیں اور پر گوشت بنیں ۔ ان کی صحت و صفائی کا خاص خیال رکھا جائے انہیں بیماریوں سے محفوظ رکھنے والے ٹیکے لگائے جائیں (بیماری سے سالانہ دس فی صد مویشی ہلاک ہوتے ہیں) اور اعلیٰ نسل کے صحت مند مویشیوں سے نسل کشی کا کام لیا جائے ۔ جہاں تک ممکن ہو لاغر اور کمزور مویشیوں کی جگہ تندرست مویشی رکھے جائیں اور نوعمر بچھڑوں کو ہل یا گاڑی میں جوت کر ان کی صحت کو نقصان نہ پہنچایا جائے ۔ (ح)

شجرکاری اور اس کے بعد

درخت لگانے کی کوئی مہم صرف اسی وقت کامیاب ہو سکتی ہے جب پودا لگانے کے بعد ایک خاص عرصے تک اس کی مناسب دیکھ بھال بھی کی جائے ۔ اس سلسلے میں بنیادی جمہوریتوں کے ارکان بہت کچھ کر سکتے ہیں ۔ ذیل میں شجرکاری کے بعض بنیادی اور ضروری اصول بتائے گئے ہیں ۔ امید ہے کہ ان سے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا جائے گا ۔

بعض درخت صرف بیج سے پیدا ہوتے ہیں ۔ بعض جڑ والی قلم یا سٹمپ (مُنڈھی) سے اور بعض صرف شاخ تراشیدہ قلموں سے بھی پیدا کئے جا سکتے ہیں ۔ جیسے فراش یا فرواں ۔ بید مجنوں ۔ پیپل ۔ بڑ ۔ سکو ہا جنہ ۔ کھاف ارجن وغیرہ ۔ درخت کی ایک سال کی شاخوں سے جو تقریباً ایک انگل موٹی ہوں عمدہ قلمیں بنتی ہیں ۔ انہیں تیز دھار سے ایک ایک فٹ لمبا تراشنا چاہیئے اور جلد از جلد لگا دینا بہتر ہے ۔ کچھ دیر رکھنا ہو تو بنڈل بنائیں اور زمین میں گڑھا کھود کر گیلی مٹی میں دبا دیں اور لگانے کے وقت نکالیں تاکہ قلمیں خشک نہ ہو جائیں ۔ لگانے سے پہلے قلموں کو تھوڑی دیر کیلئے پانی میں بھگو رکھنا بھی مفید ہے ۔ جس کے بعد گڑھا کھود کر قلم کا نچلا نصف سے زائد حصہ (تقریباً نو انچ) زمین کے اندر دبائیں اور دو تین انچ باہر رہنے دیں ۔ قلم کو ترچھا لگائیں تاکہ اس سے پودا سیدھا نکلے ۔

شیشم ، توت ، سیرس ، بکین ، یوکلپٹس ، سمبل ، ڈھاک ، تن ، لسوڑہ ، بیر ، پھلاہی ایسے درخت ہیں جن کی ایک یا دو سال کی پود سے جڑ والی قلمیں (سٹمپ) بنائی جاتی ہیں ۔ کیاری کو پانی دے کر جب زمین نرم ہو جائے تو پودوں کو جڑ سمیت اکھاڑ لیتے ہیں ۔ پھر جڑ کے ساتھ دو تین انچ تنہ رکھتے ہوئے باقی پودے کو کاٹ دیتے ہیں اور جڑ کو بھی ہلکا کرنے کے لئے فالتو (ثانوی) جڑیں تراش دیتے ہیں ۔ اس طرح تقریباً ایک فٹ لمبی ''سٹمپ'' یعنی جڑ والی قلم یا منڈھی تیار ہو جاتی ہے جسے عام قلموں کی طرح لگا دیتے ہیں ۔

مختلف علاقوں میں کس قسم کے پودے لگانے چاہئیں ۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل سطور میں بیان کی گئی ہے ۔

الف ۔ میدانوں میں ایسی تمام زمین پر جہاں آب پاشی کی جا سکتی ہو شیشم ، کیکر ، جامن ، آم ، شہتوت ، ارجن ، پیپل ، سمبل ، بکاین ، سیرس ، بیر ، کچنار ، املتاس ، ڈھاک ، سکھ چین اور یوکلپٹس وغیرہ . . .
. . . .

ب ۔ میدانوں میں تمام زمین پر جہاں آب پاشی کی زیادہ سہولتیں نہ ہوں جنڈ ، بیر ، لسوڑا اور سیرس وغیرہ

ج ۔ میدانوں میں دلدلی زمین پر جنڈ ، پاپلر ، یوکلپٹس کی بعض اقسام

د ۔ شور زدہ (کلر) زمینوں میں کیکر ، ڈھاک ، یوکلپٹس (روڈنس)

ہ ۔ پہاڑ کے دامن میں آملہ ، پھلاہی ، کاہو ، پھلاہی ، کانگرا ، بیری ، بادام ، اخروٹ ، رائنتہ اور پاپلر وغیرہ ۔

و ۔ بلند پہاڑوں کی علاقوں میں کانگرا ، بن مورو ، اخروٹ ، چنار ، دیودار وغیرہ ۔

اعلان نکاح

مکرم بشیر احمد صاحب ولد نظام الدین صاحب متوطن سکنہ بڑ وطنی کا نکاح سردار بی بی صاحبہ بنت منشی اللہ دتہ صاحب سکنہ مالو کے بھگت تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ جناب بشیر احمد صاحب قمر نے مورخہ ۹/۱/۶۱ کو مالو کے بھگت میں پڑھا ۔ احباب جماعت جانبین کے لئے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں ۔

(محمد یوسف سیکرٹری مال انجمن احمدیہ مالو کے بھگت ۔ ضلع سیالکوٹ)

(ح)

اگر ہم ان باتوں کا خیال رکھیں تو اس میں خود ہمارا فائدہ ہے ۔ کیونکہ ہمارے ملک میں زراعت کے لئے مویشیوں ہی سے کام لیا جاتا ہے ۔ اس کے علاوہ گوشت ، دودھ اور دوسری مزیدار چیزیں انہی سے حاصل کی جاتی ہیں ۔ ان کی کھالیں برآمد کر کے ہم کروڑوں روپے کا زرمبادلہ کماتے ہیں ۔ اور ان کی آنتیں جلاٹین کے لئے اون گرم کپڑوں کے لئے اور ہڈیاں کھاد کے لئے اور دوسرے مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔ مختصر یہ کہ مویشی ہمارے ملک کی ایک بڑی دولت ہیں

درخواست دعا

میرے والد محترم ملک نصر اللہ خاں صاحب گجرانوالہ میں کافی عرصہ سے گردہ میں پتھری کی وجہ سے علیل ہیں ۔ پچھلے چند دنوں سے مرض نے شدت اختیار کر لی ہے ۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔

(سمیع نصر اللہ خاں کراچی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

بھارت پاکستان اور چین کا کوئی فیصلہ تسلیم نہیں کرے گا

"پاکستان سرحدی مسئلہ پر چین سے بات چیت کرنے کا مجاز نہیں" (نہرو)

نئی دہلی ۱۶ فروری۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل لوک سبھا میں کہا "بھارت نے پاکستان پر یہ بات واضح کر دی ہے کہ بھارت سرحدی مسئلہ پر چین اور پاکستان کے کسی فیصلہ کو تسلیم نہیں کرے گا" ـــــ یاد رہے پاکستان کے وزیر خارجہ منظور قادر نے پچھلے دنوں یہ اعلان کیا تھا کہ شمالی سرحدوں کے تعین کے بارے میں کمیونسٹ چین نے بات چیت کے لئے پاکستان کی تجویز منظور کر لی ہے۔

پنڈت نہرو نے بھارتی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا "بھارتی حکومت نے پاکستان پر یہ بات واضح کر دی ہے کہ وہ (پاکستان) سرحدی مسئلہ پر چین سے بات چیت کرنے کا مجاز نہیں۔ پاکستان اور چین کے درمیان کوئی مشترکہ سرحد ہے ہی نہیں"۔ پنڈت نہرو نے کہا "پاکستان کے وزیر خارجہ نے پاکستان اور چین کی سرحد بندی کے متعلق ایک بیان دیا تھا بعد میں صدر پاکستان نے بھی اس کا حوالہ دیا تھا اس کے سوا مجھے کچھ علم نہیں کہ آیا اس موضوع پر پاکستان اور چین کے درمیان گفت و شنید ہوئی بھی ہے یا نہیں" ـــــ یاد رہے پنڈت نہرو نے چند ہفتے ہوئے مسٹر منظور قادر کے بیان کے بعد یہ فرمایا تھا کہ سرحدی مسئلہ پر پاکستان اور چین کی مجوزہ بات چیت کی اطلاع سے بھارت کو "پریشانی" ہوئی ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ چین نے جموں و کشمیر پر بھارت کی سیادت تسلیم کرنے اور سلسلہ قراقرم کے مغربی حصہ کے بارے میں کسی مسئلہ پر بھارت سے بات چیت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کل پنڈت نہرو نے لوک سبھا کو بتایا "سرحدی تنازعہ پر ہم چین سے بات چیت کا سر دست کوئی ارادہ نہیں رکھتے تاہم ایسی بات چیت کو خارج از امکان بھی قرار نہیں دیا جا سکتا میں ابھی یہ بتانے سے قاصر ہوں کہ بات چیت کا موقعہ کب پیدا ہوگا"۔ پنڈت نہرو نے ضمنی سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا "مستقبل قریب میں مسٹر چو این لائی سے بات چیت کے لئے میرے پیکنگ جانے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا چین کے دعوے اور نقشے بدلتے رہتے ہیں ہمارے لئے اپنا موقف آئے روز تبدیل کرنا مشکل ہے"۔

لوممبا کی بیوی کی التجا

لیوپولڈ ول ۱۶ فروری۔ سابق وزیر اعظم کانگو کی بیوہ مسز لوممبا اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹرز پہنچیں وہ غم سے نڈھال نظر آتی تھیں اور ان کی آنکھیں پرنم تھیں۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے نمائندہ مسٹر راجیشور دیال سے درخواست کی کہ انہیں اپنے شوہر کی نعش دلائی جائے مسٹر دیال نے اس ستم رسیدہ خاتون سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا مسز لوممبا کے ساتھ ان کے دیور مسٹر البرٹ لوممبا اور بیسیوں دوسرے رشتہ دار اور عزیز بھی تھے۔

پاکستان کی حکومت افغانستان سے دوستانہ تعلقات کی خواہاں ہے

پشاور ۱۶ فروری۔ افغانستان میں پاکستانی سفیر خان عبدالرحمٰن خان نے یہاں اعلان کیا کہ پاکستان اپنے دونوں ہمسایہ ملکوں افغانستان اور بھارت سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کا خواہاں ہے اور وہ اچھے ہمسایوں کا سا ماحول قائم رکھنا چاہتا ہے۔

تقریب رخصتانہ

ربوہ ۱۶ فروری۔ کل بعد دوپہر محترمہ نصیرہ شاہنواز صاحبہ ایم اے لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ بنت مکرم میجر ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ان کا نکاح مکرم عبدالکریم صاحب قریشی ایم اے اسکاٹ روڈ لاہور ابن محترم ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم کے ساتھ قرار پایا ہے۔

ایک بجے کے قریب بارات لاہور سے ربوہ پہنچی اس تقریب میں بہت سے بزرگان سلسلہ صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر احباب شامل ہوئے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو نذیر احمد صاحب متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول نے کی حبیب الرحمٰن صاحب درد نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھکر سنائی بعد ازاں محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

نیویارک ۱۶ فروری۔ حکومت عراق نے سوئٹزرلینڈ کے ٹیلی ویژن کے ایک ماہر والٹر بے نمان کو بغداد بلایا ہے۔ وہ حکومت عراق کو ٹیلی ویژن پروگراموں کی تنظیم اور ذہین عراقی نوجوانوں کی صلاحیتوں کو کام میں لانے کے سلسلے میں مشورہ دے گا۔